

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سوانح حیات

قطب راجپور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راجپور



مرتب: سید شاہ اشرف رضا حسینی

سوانح حیات

قطب راچنور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راچنور

شان شمس عالم

۵۸۹۲

ترتیب: مولانا سید شاہ اشرف رضا حسینی اشرفی

متولی و سجادہ نشین (۱۷) بارگاہ حضرت قطب راچنور

ناشر: شمس عالم ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ اندرون قلعہ راچنور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

سلسلہ نسب

مولائے کائنات حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ

حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید زید شہید رضی اللہ عنہ

حضرت سید علی اصغر رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسین اصغر رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسن رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسین رضی اللہ عنہ

حضرت سید یحییٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سید عمر رضی اللہ عنہ

حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ

حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ

حضرت سید حسین رضی اللہ عنہ

حضرت سید زین الدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید شرف الدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید سراج الدین رضی اللہ عنہ

حضرت سید زید رضی اللہ عنہ

حضرت سید یحییٰ رضی اللہ عنہ

حضرت سید احمد رضی اللہ عنہ

حضرت سید خضر رضی اللہ عنہ

حضرت سید جہان شیر حسینی رضی اللہ عنہ

قطب الاقطاب حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہ گوگی شریف

قطب راجپور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راجپور

سلسلہ خلافت

خواجہ خواجگان خواجہ ہند غریب نواز رضی اللہ عنہ اجمیر شریف

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رضی اللہ عنہ دہلی

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ پاک پٹن شریف

حضرت سراج الدین عثمان گجراتی رضی اللہ عنہ گجرات

حضرت علاؤ الدین پنڈوی بنگالی رضی اللہ عنہ پنڈوہ (بنگال)

غوث الاحباب مخدوم حضرت سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کچھوچھا شریف
 حضرت شیخ سعد الدین زنجانی قدس سرہ گلبرگہ شریف
 حضرت شیخ عارف بن ضیاء الدین قدس سرہ گلبرگہ شریف
 قطب الاقطاب حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہ گوگی شریف
 قطب راپنچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راپنچور

اجداد کرام کی مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف آوری
 قطب راپنچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راپنچور کے اجداد
 کرام میں حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ بن حضرت سید تکی رضی اللہ عنہ نے چوتھی
 صدی ہجری کے اوائل میں مدینہ منورہ سے عراق کا قصد فرمایا، یہ وہ زمانہ تھا جس
 میں زیادہ سے زیادہ اولیائے کرام نے عجم کا رخ فرمایا تھا اور اشاعت اسلام کے
 لیے سب سے پہلے عراق کی سرزمین کو منتخب کیا تھا، حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ نے
 عراق پہنچ کر اس علاقہ میں اپنے اجداد کرام کا فیض پھیلایا، آپکی اولاد بصرہ وغیرہ
 میں پھیل گئی اور عراق میں ہر طرف اس خانوادہ کے اولیائے کرام سے دین اسلام
 کی کرنیں چمک گئیں، اس طرح آپکے سلسلہ کے اولیائے کرام پانچویں صدی ہجری
 میں ایران پہنچے اور یہاں پر جم اسلام کو بلند فرمایا آج بھی عراق اور ایران کے
 مختلف علاقوں میں ان اولیائے کرام کی بارگاہ ہیں مرجع جن و بشر ہیں۔ قطب

راپنچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ کے اجداد کرام میں حضرت سید یحییٰ رضی اللہ عنہ بن حضرت سید زید رضی اللہ عنہ نے ۶۶۸ھ میں ملتان کا قصد فرمایا اور یہاں تشریف لائے اور آپکی اولاد ملتان سے گجرات تک پھیل گئی چنانچہ آپکے سلسلے کے اولیاء کرام کی بارگاہیں آج بھی کچھ میں موجود ہیں حضرت قطب راپنچور کے جد امجد حضرت سید شاہ جہان شیر حسینی رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ اور اپنے بھائی حضرت سید شاہ عجب شیر حسینی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنوبی ہندوستان کی سمت چلے اور گلبرگہ شریف کی سرزمین پر رونق افروز ہوئے۔

جد امجد کی کرامت کا ظہور

حضرت سید شاہ جہان شیر حسینی رضی اللہ عنہ جب گلبرگہ شریف تشریف لائے تو فیروز شاہ بہمنی نے آپکی قدر شناسی کرتے ہوئے آپکو اور آپکے بھائی کو اپنی فوج میں اعلیٰ عہدوں پر مقرر کیا، آپ دونوں حضرات فوج میں برسر خدمات تھے کہ اس عجیب و غریب کرامت سے بہمنی حکومت دہلی اٹھی کہ ایک دن فیروز شاہ بہمنی اپنے فوجی دستہ سمیت شکار کیلئے نکلا ہوا تھا جس میں یہ دونوں بزرگ بھی شامل تھے، جب بادشاہ شکار سے سیر ہوا تو واپسی کا حکم دیا، بادشاہ کی سواری جاہ و حشم کے ساتھ جب محل پہنچی تو اسکی شہزادی بالا خانہ پر کھڑی شاہی جلوس کی آمد کا منظر دیکھ رہی تھی، کیا دیکھتی ہے کہ بادشاہ کہ سر پر دو گھوڑے سوار ہوا میں اڑے چلے آ

رہے ہیں یہ دیکھ کر اسکے ہوش اڑ گئے جب بادشاہ قصر شاہی میں داخل ہوا تو شہزادہ نے حیرت سے چشم دید حالات بتا دیے۔ شہنشاہ پر یہ سن کر سناٹا چھا گیا اور کہنے لگا کہ اس سے بے خبر ہوں کہ میری فوج میں ایسے باکمال اور خدا رسید بزرگ موجود ہیں۔ چنانچہ اس نے ان دونوں کی خفیہ تلاش کا حکم دیا، جاسوس اس کام پر مامور ہو گئے کئی دن یہ جستجو جاری رہی لیکن ان بزرگوں کا پتہ نہ چل سکا اسی دوران ایک دن ایسا شدید طوفان آیا کہ بڑے بڑے تن اور درختوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا جاسوس اس کام میں لگے ہوئے تھے گشت کرتے کرتے وہ ایسے خیمے پر پہنچے کہ طوفان باد و باران کے باوجود اس خیمے میں چراغ جل رہا ہے اور دونوں بزرگ تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہیں۔ ان دونوں جاسوسوں نے لوٹ کر بادشاہ کو اسکی خبر کی اور غیب سے ان دونوں حضرات نے یہ معلوم کر لیا کہ سلطان نے ہماری ولایت کو جان لیا ہے اور خدا سے ہم کو یہ حکم ہے کہ ولایت راز میں رکھی جائے لہذا اب ہمارے لئے بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے کوچ کر جائیں۔

بہمنی فوج سے روانگی

حضرت سید شاہ جہان شیر حسینی اپنی اہلیہ اور بھائی کے ہمراہ اسی طوفانی شب میں گلبرگہ شریف سے نکل پڑے اور اثنائے راہ میں دریائے بھیما پر پہنچے تو دیکھا کہ دریا لبالب بہہ رہی ہے۔ آپ نے بسم اللہ کہہ کر اپنے قدم پانی میں رکھے اور

اس پانی پر دو سالہ بچھا دیا جو ان تینوں کیلئے کشتی کا کام کرنے لگا جسکے تینوں کناروں پر یہ تینوں حضرات سوار تھے کہ تھوڑی دیر بعد دو سالہ خالی کونہ ہوا سے اُڑنے لگا ہوا تیز ہونے لگی اور تینوں کے فکر کا باعث ہوئی تو حضرت سید شاہ جہان شیر حسینی کی اہلیہ جو کہ حاملہ تھیں کے شکم مبارک سے آواز آنے لگی کہ اس پر جلال الدین ہے اس پر جلال الدین ہے اس آواز کے ساتھ وہ کونہ ہٹم گیا دو سالہ کشتی کی طرح دریا پر چلنے لگا اور اس طرح آپ نے دریا کو عبور فرمایا۔ جب آپ دریا کے کنارے پہنچے تو ولادت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے لہذا وہیں دریا کے کنارے موضع ردے واڑی میں قیام فرمایا۔

تاجدار ولایت کی ولادت

موضع ردے واڑی میں قیام فرمانے کے تھوڑی دیر بعد ہی شکم مادر سے آواز آئی کہ اے مادر محترمہ اب سید جلال الدین کی دنیا میں آمد کا وقت ہو چکا ہے اسکے لئے تمہے بند کا انتظام کیجئے چنانچہ والدہ محترمہ نے مکے میں لپیٹ کر کپڑا نگل لیا تھوڑی دیر بعد نو مولود تہ بند باندھے تولد ہوئے۔

حضرت خواجہ بند نواز کا خوش ہونا

ادھر اس تاجدار ولایت کی ہو رہی ہے ادھر گلبرگہ میں خواجہ دکن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ عنہ بہت دیر تک آسمان کی طرف دیکھتے رہے۔

حاضرین کے دریافت کرنے پر حضرت خواجہ نے فرمایا کہ مقام ردے واڑی میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اولاد میں ابھی ابھی ایک ایسے بچے کی ولادت ہوئی ہے جو صاحب ولایت بھی ہے اور صحیح النسب بھی آسمان میں اسکی خوشی منائی جا رہی ہے میں عالم بالا کے اس جشن کو دیکھ رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا۔

غیب سے گہوارے کا نمودار ہونا

آپکے والدین اپنے اس نومولود کیلئے بظاہر فکر مند ہوئے کہ دوران سفر اس نومولود کو لیکر کہاں جائیں کیا کریں کہ آسمان سے ایک گہوارہ نمودار ہوا جو آپکو لیکر وہاں سے اڑ گیا۔ والدین پریشان ہوئے اور بچے کی تلاش میں پھرنے لگے اور تلاش کرتے کرتے دو تین سال بعد گوگی شریف پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایک نیم کے درخت کو گہوارہ لگا ہوا ہے۔

انگشت مبارک سے دودھ کا جاری ہونا

درخت کے گھنے سائے میں جہاں گہوارہ لگا ہوا تھا اسپر چڑیاں چھائی رہتی تھیں جب آپکو دودھ پینا ہوتا تو اپنی انگشت شہادت چوسنے لگتے جس سے دودھ جاری ہوتا اور آپ نوش فرمالیا کرتے تھے۔

استدار جی قوت کا خاتمہ

جب آپ تقریباً بارہ سال کی عمر شریف کو پہنچے تو وہیں موجود ایک صاحب استدر راج جوگی نے آپکی بارگاہ میں گستاخی کی تو آپ نے اپنی کرامت سے اسے عاجز کر دیا جس سے وہ وہاں سے فرار ہو گیا۔ اس طرح گوگی شریف میں حق کا علم بلند فرمایا جو اولیائے کرام کی کرامتوں کا عین مقصد ہے۔

حضرت خواجہ بندہ نواز کی بارگاہ میں حاضری

۸۲۰ھ میں جب آپکی عمر شریف ۱۶ سال کی ہوئی، آپ نے اکتساب فیوض باطنی نیاز مندی کے حصول کے لئے حضرت خواجہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور جب خواجہ دکن کی مجلس میں پہنچے تو حضرت خواجہ نے اٹھکر آپکو خیر مقدمی اعزاز سے نوازا اور حاضرین کے استفسار پر فرمایا کہ یہ ایک ولی کامل اور قطب ہیں جو اولیائے کرام میں چندا کی طرح روشن ہیں۔ حضرت خواجہ کے یہ فرمانے کے بعد سے آپ اپنے اسم شریف سید شاہ جلال الدین حسینی کے بجائے سید شاہ چندا حسینی کے نام سے مشہور ہوئے۔

وصال

حضرت قطب رانچور کے والد ماجد قطب لاقطاب حضرت سید شاہ چندا
حسینی قدس سرہ نے اپنی اولاد و خلائاء کی عظیم دولت دنیا کو دیکر ۱۱ شعبان ۸۵۸ھ کو
وصال فرمایا

اولاد

اللہ تعالیٰ نے آپکو چار صاحب ولایت صاحبزادے عطا فرمائے۔

(۱) حضرت سید شاہ نور عالم حسینی گوگی شریف (۲) حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی
رانچور (۳) حضرت سید شاہ عبدالرحیم حسینی بیدر (۴) حضرت سید شاہ منتہی حسینی
بیدر۔ صاحبزادہ اکبر اپنے والد ماجد کے جانشین ہوئے اور اپنی ولایت کے فیوض
سے اس علاقہ کو منور فرمایا۔ آپ ہی سے حضرت قطب گوگی شریف کی اولاد دکن
اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے ۵/۷ جب ۸۹۲ھ میں وصال فرمایا۔ والد ماجد
کے چبوترے پر گوگی شریف میں مزار شریف ہے آخر الذکر دونوں صاحبزادگان
کے مزارات بیدر میں حضرت سید شاہ خلیل اللہ بت شکن قدس سرہ کی درگاہ
”چوکنڈی“ میں ہیں۔

قطب راپچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راپچور

ولادت مبارکہ

آپکی ولادت مبارکہ ۱۵/۱۱/۸۳۸ھ کو گوگی شریف میں ہوئی آپ کا اسم مبارک حضرت سید شاہ احمد حسینی ہے مگر والد ماجد کے دئے ہوئے لقب سید شاہ شمس عالم حسینی سے مشہور ہوئے والد ماجد نے سلسلہء چشتیہ اشرفیہ کی بیعت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔

کرامت کا ظہور

والد ماجد مرشد برحق کے زیر تربیت کم عمری میں آپ نے علوم ظاہری و باطنی میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ اپنی عمر شریف کے اٹھارویں سال میں پہنچے تو آپ سے اس کرامت کا ظہور ہوا کہ ایک دن والد ماجد و مرشد برحق نے آپ سے وضو کیلئے پانی طلب فرمایا اور آپ نے پانی حاضر کیا مگر درخت پر بیٹھے ایک کوئے نے اس پانی میں بیٹ کر دی جس پر حضرت قطب راپچور نے نظر جلال سے اس کو دیکھا جسکے ساتھ ہی کوازمین پر گرا اور مر گیا۔ والد ماجد نے ارشاد فرمایا کہ اسقدر جلال؟ فوراً ہی حضرت قطب راپچور نے نظر جمال سے اس کوئے کو دیکھا تو کوازندہ ہو کر اڑ گیا۔

گوگی شریف سے روانگی

اس کرامت کو ملاحظہ فرمانے کے بعد والد ماجد و مرشد برحق نے ارشاد فرمایا کہ اس کرامت کے ظہور سے یہ ثابت ہے کہ تم نے اپنی ولایت کے کامل مقام کو پایا ہے جو قطبیت کا درجہ ہے اور آپکو شمس عالم کے لقب سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنے مقام ولایت و قطبیت کیلئے رخصت ہو جاؤ۔ اور آپکے مقام ولایت و قطبیت کو راز میں رکھتے ہوئے دو تاڑ پھل عنایت فرمائے اور کہا کہ اثنائے سفر جہاں کہیں شب میں قیام کرو ان تاڑ پھلوں کو زمین میں بوؤ اگر صبح میں ان میں کو نیلیں نکلیں تو وہی تمہارا مقام ہوگا۔ ان تاڑ پھلوں کو لئے جن میں راز ولایت و قطبیت پوشیدہ تھا ۸۵۶ھ میں آپ گوگی شریف سے روانہ ہوئے اور دوران سفر ہزاروں افراد کو داخل اسلام کرتے رہے اور جہاں کہیں شب میں قیام فرماتے وہاں انکو زمین میں بوتے صبح میں ان میں کو نیلیں نہیں نکلتیں تو وہاں سے نکل جاتے۔

معجزہ موسوی کی کرامت

اس طرح اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے جب آپ دریائے کرشنا پر پہنچے تو ملاحظہ فرمایا کہ دریا اپنی پوری قوت کیساتھ لبالب بہہ رہا ہے آپ نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور بسم اللہ کہہ کر جوں ہی اپنا قدم مبارک پانی میں رکھا دریا کا پانی نہ صرف

پھٹ گیا بلکہ اس میں خشک راستہ بن گیا جس سے آپ نے دریا کو عبور فرمایا۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریائے نیل کو پھاڑ دیا تھا اس معجزے کی تجلی خدا نے آپ کی اس کرامت میں عطا فرمائی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مخصوص اولیائے کرام کو انبیائے کرام کے معجزات سے منور کرامات عطا فرمائے۔

استدرجی طاقت کا خاتمہ

دریائے کرشنا کو عبور فرما کر جب آپ راجپور والے کنارے پر پہنچے تو ملاحظہ فرمایا کہ استدرجی و شیطانی طاقت کا حامل ایک جوگی بیٹھا ہوا ہے جو پورے دوا بے پر قابض آپ نے اپنی کرامت سے اسے وہاں سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا اس طرح راجپور کرشنا سے تنگمد راتک جو باطل ظلمت کے قبضے میں تھا اس پورے علاقے کو نور ایمانی سے منور کر دیا۔ کرشنا کے راجپور والے کنارے پر آپ کے رونق افروز ہونے سے قبل پورے علاقے پر استدرجی جوگی کا موجود اور قابض رہنا اس بات کی نشاندہی ہے کہ آپ کی راجپور تشریف آوری سے پہلے اللہ کے کسی ولی کا یہاں آنا نہیں ہوا تھا بلکہ پہلے داعی اسلام کی حیثیت سے راجپور میں جلوہ افروز ہوئے۔

رونق افروزی راجپور

دریائے کرشنا کو عبور فرمانے اور جوگی کو بھگا دینے کے بعد آپ نے وہاں قیام فرمایا جہاں اس مقام پر ایک زیارت گاہ ہے جو موضع گوڈور میں واقع ہے

وہاں بھی آپ نے کچھ دیر قیام فرمایا پھر وہاں سے چل کر اس مقام پر رونق افروز ہوئے جہاں اب آپ کی بارگاہ ہے اس جگہ قیام فرمایا جہاں خانقاہ شمسہ واقع ہے اور والد و مرشد کے دئے ہوئے تاڑ پھل زمین میں بوئے اور ان پر مغرب عشاء کا وضو فرمایا فجر سے پہلے ان میں کوئلیں نکل آئیں اور دیکھتے وہ دونوں تن آور درخت بن گئے اس طرح راجپور آپ کا مقام ولایت و قطبیت بن گیا جسکی طرف والد و مرشد نے تاڑ پھلوں کی شکل میں نشاندہی ہی فرمائی تھی اور آپ نے اس طرح ۸۵۶ھ سے راجپور میں قیام فرمایا۔ تاڑ کے وہ دونوں درخت ۱۳۰۰ھ کے اوائل تک موجود تھے جو حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی سجادہ نشین ۱۲ کے عہد سجادگی میں گر گئے جن کا بقیہ حضرت سجادہ نشین کے پاس تبرکات میں موجود ہے

دانتوں کی کرامت

آپ کو راجپور تشریف لائے ہوئے چند روز ہی گزرے تھے کہ بھمنی حکومت کے طرف سے مقررہ راجپور کے حاکم کی بیوی کا گذر اس مقام سے ہوا جہاں آپ قیام فرماتے تھے اسکی نظر آپ کے چہرہ انور پر پڑی تو وہ آپ کے حسن و جمال پر حیرت زدہ رہ گئی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حسن یوسفی عطا فرمایا تھا۔ مگر آپ کے دو دندان مبارک لب ہائے مبارک سے کچھ باہر تھے جس کو اس عورت نے متیوب سمجھا جس کی اسکو یہ سزا ملی کہ اسکی بیتی جڑ سے نکل گئی اس سزا پر وہ پریشان ہو کر اپنے

محل کو واپس ہوئی اور شوہر سے سارا واقعہ بیان کیا، جس پر شوہر نے کہا کہ تو نے اک ولی کامل اور قطب کی بارگاہ میں گستاخی کی ہے وہی تیری خطا معاف کریں تو تیری مشکل آسان ہو سکتی ہے، شوہر کی اس ہدایت پر وہ عورت اپنے شوہر کو ساتھ لئے ہوئے بارگاہ قطب راجپور میں حاضر ہوئی اور حضور کی بارگاہ میں معافی طلب کرنے لگی آپ نے اُسکی اس ندامت پر فرمایا کہ ہم نے تیری خطا معاف کر دی تو اپنے تمام دانت اپنے منہ میں ڈال لے۔ اس نے جیسے ہی منہ میں ڈال لئے تمام دانت اپنی اپنی جگہ پر جم گئے۔ اس کرامت کو دیکھ کر ان دونوں نے حضرت قطب راجپور کی بیعت حاصل کیا اور وہ دونوں حاکم راجپور عبدالرحمن اور اسکی اہلیہ فاطمہ روضہ مبارکہ میں حضور کے پائین میں مدفون ہیں۔

مردہ زندہ ہوا

ایک دن ایک لاولد عورت حضرت قطب راجپور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ بے اولاد ہوں مجھے اللہ تعالیٰ سے ایک بچہ دلایئے، آپ نے اسے بچہ ہونے کی بشارت دی۔ آپکی خوشخبری کے مطابق اس عورت کو بچہ ہی پیدا ہوا مگر یہ بچہ چند ماہ زندہ رہنے کے بعد مر گیا ماں پریشان ہوئی اور مردہ بچے کو لیئے ہوئے آپکی خانقاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضور میرے اس بچہ کو میرے لیئے زندہ کر دیجیئے۔ اسکی آہ وزاری پر رحم فرماتے ہوئے حضرت قطب

راپچور نے اس مردہ بچے سے فرمایا تم باذن اللہ آپکی زبان مبارک سے ان کلمات کا نکلنا ہی تھا وہ بچہ زندہ ہو گیا۔

جانشین کا تقرر

قطب راپچور حضرت سرکار شمسہ قدس سرہ نے اپنے وصال مبارک سے کچھ عرصہ قبل اپنے حقیقی بھتیجے حضرت سید شاہ علی حسینی صاحبزادہ حضرت سید شاہ نور عالم حسینی قدس سرہ کو (جن کا مزار گوگی شریف میں جالی مبارکہ میں جنوبی دروازہ سے متصل ہے) خلافت سے سرفراز فرما کر اپنا ولی عہد و جانشین مقرر کیا۔ اور آج تک سجادہ نشینی آپ کے برادر زادوں میں تسلسل اور وراثت کے ساتھ قائم ہے۔

اسلام کی اشاعت

حضرت قطب راپچور قدس سرہ راپچور میں رونق افروز ہوتے ہی اسلام کی اشاعت کا مرکز بننا گیا۔ اور کفر و شرک و بد مذہبی کا اندھیرا دور ہو کر راپچور اسلام کے جلوؤں سے منور ہوا۔

آپ کی کرامات کو دیکھ کر لوگ دور دراز سے آتے اور فیوض و برکات حاصل کرتے گئے یہی نہیں بلکہ اطراف و اکناف کے غیر مسلم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور ایمان و اسلام کی دولت لازوال سے مالا مال ہوتے گئے۔ آپ اس علاقے میں ایک داعی اسلام کی حیثیت سے تشریف لائے۔ راپچور میں آپ

نے پورے ۳۶ سال اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں اسلام کی منور کرنیں دور دور
تک پھیلائیں اور اسلام کی اشاعت کا فریضہ انجام دیا۔ جس کو آپ کے ہر سجادہ
نشین نے جاری رکھا۔

وصال مبارک

قطب را پتھر حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ بے شمار بندگان خدا
کو فیوض و برکات سے نواز کر ۱۵ صفر ۸۹۲ھ میں محمود شاہ ثانی بھمینی کے دور
حکومت میں وصال فرمایا۔ ولیعہد و جانشین اور آپ کے حقیقی بھتیجے حضرت سید شاہ
علی حسینی قدس سرہ آپ کے پہلے سجادہ نشین ہوئے جو بلا شرکت غیرے درگاہ شرف
یف کے نگران مقرر ہوئے۔

عرس شریف

ہر سال ۱۴ صفر سے ۱۶ صفر تک انتہائی دھوم دھام سے آپ کا عرس منایا
جاتا ہے دکن کے مشہور و معروف اور بڑے عرسوں میں سے ایک عرس یہ بھی ہے جو
تقریباً تین ہفتے جاری رہتا ہے۔ پندرہویں صفر کی شب میں حضرت سجادہ نشین
قبلہ صندل مالی کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ سقوط حیدر آباد سے قبل عرس شریف کا
بے مثال اہتمام ہوتا تھا۔ نظام الملک آصف جاہ سادس نے اپنے ایک فرمان کے
ذریعہ تعلقدار، تحصیلدار اور دیگر اعلیٰ حکام کو بہ نفس نفیس صندل مالی میں شرکت

لازمی کر دی تھی۔ صندل مالی کے عین وقت ۲۱ توپوں کی سلامی دی جاتی تھی جس کے پورے شہر کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اب صندل مالی انجام پارہی ہے۔ صندل کے جلوس میں اونٹوں، گھوڑوں کا دستہ اور پولیس کی جمعیت شامل ہوتی تھی اور چراغاں کے دن ایک دن سرکاری تعطیل عام ہوا کرتی تھی۔ اس دور میں بھی شایان شان عرس کی تقاریب منعقد ہوتی ہیں جو تقریباً تین ہفتے جاری رہتی ہیں۔

تازہ کرامات

اخبار ”اقدام“ حیدرآباد ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۷۲ھ کی اشاعت میں قطب راپنچو حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ کی ایک تازہ کرامت ان الفاظ میں شائع کیا ہے۔

”گذشتہ ہفتہ یہاں روحانیت کے ایک تازہ سنسنی خیز مظاہرے نے راپنچو کے عوام کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک نوجوان نے تقریباً (۳) بجے درگاہ حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی میں گھس کر نذرانے کے ڈبے کی چوری کرنی چاہی اور صندوقچہ لینے جوں ہی آگے بڑھا ایک زوردار ٹھوکر لگی اور وہ زمین پر گر پڑا۔ اور غیبی مار سے وہ چیخنے چلانے لگا۔ اس کی آواز سن کر قریب ہی پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہاکی کھیلنے والے سپاہی دوڑتے ہوئے درگاہ میں پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ ڈبہ اس نوجوان کے ہاتھوں سمیت اس کے ہونٹوں سے چمٹ گیا

ہے اور باوجود کوشش کے چھوٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اس کرامت نے لوگوں کو دنگ کر دیا اور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے اس جلال سے لوگ گھبرا ئے ہوئے ہیں۔ اس سزا کے بعد کے کہیں وہ ڈبہ منہ سے الگ ہوا لیکن وہ نوجوان بتایا جاتا ہے کہ پاگل ہو گیا ہے۔“

نومولود بچوں کے دانتوں کا آسانی سے نکلنا

نومولود بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے کیلئے عورتیں اپنا معروضہ اور منت حضرت قطب راجپور کی بارگاہ میں پیش کرتی ہیں۔ اور حضور کی کرامت سے بچوں کے دانت بلا کسی تکلیف کے آسانی سے نکل آتے ہیں۔ جس پر حضور والا کے آستانے پر انار کی فاتحہ پیش کی جاتی ہے۔ دانتوں کی یہ کرامت، حاکم راجپور کی بیوی کے دانت دوبارہ جمادینے کی کرامت کے بعد سے آج تک جاری ہے۔

امراض سے شفا یابی اور مشکلات سے نجات

مختلف امراض کے شکار لوگ جب مختلف ڈاکٹروں اور اطباء کے علاج سے بھی لا علاج رہ جاتے ہیں اور مختلف مسائل اور مشکلات کے شکار افراد انہیں آپکی بارگاہ میں مسلسل ۱۱ جمعرات حاضری کی ہدایت دی جاتی ہے۔ ۱۱ جمعرات مکمل بھی نہیں ہوتے کہ وہ شفا اور مشکلات سے نجات حاصل کرتے ہیں اور زندگی بھر جمعرات کے عادی ہو جاتے ہیں۔

سجادہ گانِ کرام آستانہ عالیہ شمسہ راجپور

سلسلہ نمبر	اسم گرامی	سن وصال	مدفن
(۱)	(۲)	(۳)	(۴)
(۱)	حضرت سید شاہ علی حسینی	۹۳۸ھ	گوگی شریف
(۲)	حضرت سید شاہ عزیز اللہ حسینی	۹۷۵ھ	گوگی شریف
(۳)	حضرت سید شاہ خضر حسینی	۱۰۰۵ھ	گوگی شریف
(۴)	حضرت سید شاہ محمد حسینی	۱۰۵۵ھ	گوگی شریف
(۵)	حضرت شاہ صوفی حسینی	۱۱۰۵ھ	گوگی شریف
(۶)	حضرت سید شاہ خلیل اللہ حسینی	۱۱۲۰ھ	گوگی شریف
(۷)	حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی	۱۱۵۸ھ	گوگی شریف
(۸)	حضرت سید شاہ فقیر صاحب حسینی	۱۱۹۳ھ	گوگی شریف
(۹)	حضرت سید شاہ حسین الحسنی	۱۲۳۰ھ	گوگی شریف
(۱۰)	حضرت سید شاہ مرتضیٰ حسینی	۱۲۷۵ھ	گوگی شریف

(۱۱)	حضرت سید شاہ احمد حسینی فقیر صاحب پیراں	۱۳۰۳ھ	گوگی شریف
(۱۲)	حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی	۱۳۰۵ھ	ایچ گدوال
(۱۳)	حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی	۱۳۳۸ھ	گوگی شریف
(۱۴)	حضرت سید شاہ احمد حسینی	۱۳۵۲ھ	گوگی شریف
(۱۵)	حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی	۱۴۰۲ھ	راپنور
(۱۶)	حضرت الحاج سید شاہ محمد حسینی صاحب اشرفی	دستبردار ۱۴۲۹ھ	-
(۱۷)	حضرت سید شاہ اشرف رضا حسینی الاشرفی	موجودہ سجادہ نشین و متولی	-

اس کتاب کے ماخذ

(۱) شجرۃ الانساب

(۲) روضۃ الاقطاب

(۳) روضۃ الاولیاء

(۴) واقعات مملکت بیجاپور

(۵) تذکرہ اولیائے راجپور

(۶) نظم کرامت

(۷) تجلیات جلالیہ

تعمیرات درگاہ شریف

قطب راجپور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ راجپور کے وصال فرمانے پر راجپور کے اُسی وقت کے حاکم اور اسکی زوجہ (جسکے دانست حضور کی کرامت سے گرے اور پھر جڑ گئے تھے) نے مزار شریف کے اطراف کھلی چار دیواری تعمیر کروایا اسکے علاوہ اُنہوں نے خوبصورت مسجد، مسجد کے شمال میں باؤلی اور مسجد کے جنوب میں سر تعمیر کروایا۔

حضرت قطب راجپور کا مزار شریف راجپور کی آبادی سے دور واقع ہونے کی وجہ سے ایک عرصے تک وہاں مزید تعمیرات کی ضرورت نہیں پڑی مگر ۱۳۰۰ھ

کے اوائل میں ہر زمانہ سجادگی سجادہ نشین ۱۳ حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی رحمۃ اللہ علیہ لب سڑک باب الداخلہ اور درگاہ شریف کے سامنے مذہبی مجالس منعقد کرنے کیلئے درگاہ شریف کی اراضی میں سامنے عالم سرا کے نام سے ایک عمارت بنوائی۔ چونکہ حضرت قطب راپتھور کے پہلے سجادہ نشین آپ کے برادر زادہ حضرت سید شاہ علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر چودھویں سجادہ نشین حضرت سید شاہ احمد حسینی صاحب تک تمام سجادگان گوگی شریف میں ہی مقیم رہا کرتے تھے اور سجادہ نشین ۱۵ حضرت مولانا ابو محمد سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۱ سال کی عمر میں سجادگی پر فائز ہونے کے بعد راپتھور میں مستقل قیام کو ترجیح دی آپ کا دور سجادگی درگاہ شریف کی خدمت اور ترقی اور سلسلہ اشرفیہ کے فروغ کیلئے ایک درین دور تھا آپ نے سجادگی پر فائز ہوتے ہی سب سے پہلے درگاہ شریف کی تعمیرات کی طرف اولین توجہ فرمائی اور سب سے پہلے مزار حضرت قطب راپتھور پر گنبد کی تعمیر کا کام شروع کیا اور اسی چوکھنڈی پر پانسو سال سے نقی پتھر کی خوبصورت، مضبوط، وسیع و عریض گنبد تعمیر فرمائی جس کا تعمیری سلسلہ ۱۳۶۳ھ سے ۱۳۸۱ھ تک جاری رہا اس تعمیر میں حضرت سجادہ نشین کے جان نثار معتقدین مریدین وابستگان سلسلہ نے بڑھ چڑھ کر تعاون عمل کیا جسکی ممالیت آج کے دور میں تقریباً ایک کروڑ ہو سکتی ہے۔ حضرت سجادہ نشین ۱۵ کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک خانوادے کے تمام افراد کے لئے فخریہ کارنامہ ہے جو حضرت قطب راپتھور کی بار

گاہ میں خراج عقیدت ہے۔

گنبد اور چوکھنڈی مبارک کے مشرقی میں اشوک سندھ نے ۱۳۸۵ھ میں خوبصورت ورائٹہ تعمیر کرایا اور لٹا پرشاد کے تعمیر کردہ باب الداخلہ کی کمان پر فا رونق انور کمپنی راجپور نے میناروں سے تزئین کی۔ حاکم وقت کے تعمیر کردہ سرا کو حضرت سجادہ نشین ۱۵ نے لنگر خانے میں تبدیل کیا اور ۱۴۰۲ھ میں اپنے وصال تک درگاہ شریف کے احاطے کی دیواروں صحن میں فرش وغیرہ کام جاری رکھا۔ مگر آپ نے مسجد کی تعمیر کیلئے جو نقشہ موزوں فرمایا تھا اُسی نقشے پر سید اشرف رضا حسینی متولی و سجادہ نشین نے ۱۴۱۳ ربیع الاول ۱۴۲۲ھ کو تعمیر کا آغاز کیا اور ۲۱ محرم ۱۴۲۹ھ کو قدیم مسجد کو باقی رکھتے ہوئے خوبصورت وسیع و کشادہ مسجد کی تعمیر مکمل کی اور ساتھ میں مسجد کے سامنے وہ درودہ حوض کا بھی دعوت نظارہ دیا۔

درگاہ شریف کی جائداد کی تفصیل

سلسلہ نمبر : بلدیہ نمبر : جائیداد : حدود اربعہ

۱۔ ۱۲-۷-۴۹ درگاہ شریف (مع صحن، باب الداخلہ و ملکیات)

شمال : پٹہ اراضی صاحب سجادہ

جنوب : قبرستان

مشرق : حیدر آباد روڈ

مغرب : مسجد باؤلی، لنگر خانہ

۲۔ ۱۲-۷-۴۷ مسجد (تحت درگاہ شریف)

شمال : درگاہ شریف

جنوب : صحن درگاہ شریف

مشرق : صحن درگاہ شریف

مغرب : لنگر خانہ

۳۔ ۱۲-۷-۴۸ لنگر خانہ (تحت درگاہ شریف)

شمال : صحن درگاہ شریف

جنوب : احاطہ مزارات خاندان

سجادہ نشین

مشرق : مسجد

مغرب : پٹہ اراضی صاحب سجادہ

۴۔ ۱۲۷۹۱/۷۷۷۷۷۷۷۷ (تحت درگاہ شریف) قبرستان

شمال : صحن درگاہ شریف

جنوب : فائراشیشن

مشرق : حیدرآباد روڈ

مغرب : پٹہ اراضی صاحب سجادہ

۵۔ ۱۲۷۹۲/۷۷۷۷۷۷۷۷ (تحت درگاہ شریف) قبرستان

شمال : عالم سرا اور اسکی کھلی اراضی

جنوب : دیگر اراضی

مشرق : رعیت بھون گنج

مغرب : حیدرآباد روڈ

۶۔ ۱۲۷۹۳/۷۷۷۷۷۷۷۷ عالم سرا اور اس کی کھلی اراضی (تحت درگاہ شریف)

شمال : چند رہنڈہ روڈ

جنوب : قبرستان

مشرق : رعیت بھون گنج

مغرب : حیدرآباد روڈ

مندرجہ بالا تمام جائیداد حضرت سجادہ نشین کے نام انعام مشروط الخدمت معاش میں واقع ہے جو صاحب منتخب سجادہ نشین ۱۱ حضرت سید شاہ احمد حسینی ولد حضرت سید شاہ مرتضیٰ حسینی کے نام بصورت ۱۸/۱۱ یکر منظور ہوئی۔ مذکورہ تمام جائیداد کو حکومت کرناٹک نے درگاہ شریف کی جائیداد کے تحت زیر تولیت حضرت سجادہ نشین نوٹیفائیڈ کیا۔

سجادہ نشینی و تولیت

قطب راپنچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ نے اپنے برادر زادہ حضرت سید شاہ علی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا ولیعہد و جانشین بنا کر اپنا پہلا سجادہ نشین مقرر کیا آپ کے وصال کے بعد اس طرح آپ کے برادر زادوں میں آپ کی سجادگی کا سلسلہ جاری ہوا۔ سجادہ نشین ۵ حضرت سید شاہ صوفی حسینی کی سجادہ نشینی و تولیت کی توثیق و تصدیق میں عادل شاہی حکومت نے ۱۰۸۷ھ میں ”فرمان“ جاری کیا سجادہ نشین ۱۱ حضرت سید شاہ احمد حسینی عرف فقیر صاحب پیراں کے نام حکومت الہام نے سجادہ نشینی و تولیت کا ”منتخب“ جاری کیا۔ سجادہ نشین ۱۳ حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی کے نام حکومت نظام کا ”وراثت نامہ“ جاری ہوا۔ سجادہ نشین ۱۵ حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی کے نام سے حکومت نظام نے سجادہ نشینی کا ”وراثت نامہ“ اور حکومت کرناٹک نے تولیت کا ”گزٹ نوٹیفکیشن“ جاری کیا

جنکے وصال پر سجادہ نشین ۱۶ حضرت مولانا سید شاہ محمد حسینی اشرفی کے نام محکمہ وقف نے ”تولیت نامہ“ جاری کیا جنکی دستبرداری کے بعد اسی سال سجادہ نشین ۱۷ سید شاہ اشرف رضا حسینی اشرفی کے نام محکمہ وقف حکومت کرناٹک نے وقف ایکٹ ۱۹۹۵ء کے دفعہ (۱) ۴۲ کے تحت تولیت و سجادہ نشینی کو ”نوٹیفائیڈ“ کیا۔

بارگاہ حضرت قطب راپنچور کی یہ خصوصیت رہی کہ اس بارگاہ کے ہر سجادہ نشین اس علاقے کی مشہور و معروف اور جید شخصیت رہے اور اس بارگاہ کی سجادہ نشینی و تولیت حضرت قطب راپنچور کے وصال سے آج تک کسی بھی تنازعہ یا شراکت سے پاک رہی۔

ذرائع آمدنی اور انتظامات

غولک کی رقم، کرایہ دکانات، چرم نیاز، عرس کے عارضی دکانات کا کرایہ اور عطیہ جات، درگاہ شریف کے ذرائع آمدنی ہیں۔ آمدنی اور اخراجات کا باضابطہ حسابات رساوند اور رجسٹرات کے ساتھ رکھے جاتے ہیں اور محکمہ وقف میں پابندی کے ساتھ سالانہ وقف کنٹری بیوشن بھی جمع کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی محکمہ کے قوانین کے مطابق آمدنی اور اخراجات کا آڈٹ بھی کیا جاتا ہے۔ درگاہ شریف کی ہمہ وقت صفائی اور فاتحہ خوانی کے لئے مجاورین اور مسجد کیلئے امام و فراش کے علاوہ واج مین و سکیوریٹی، حضرت سجادہ نشین کی طرف سے مقرر ہیں جنکو معقول تنخواہیں دی

جاتی ہیں۔ زائرین کی مختلف سہولیات کیلئے ترقیاتی و تعمیراتی کام جاری رہتے ہیں اور درگاہ شریف کے تحت شادی محل کی تعمیر اور عربی مدرسے کے قیام کی بھی تجویز ہے۔ اس علاقے میں حسن انتظام و نظم و ضبط میں یہ درگاہ شریف چند درگاہوں میں سے ایک ہے اور درگاہ شریف کی آمدنی سے حضرت سجادہ نشین متولی کئی فلاحی ورفا ہی کام بھی انجام دیتے ہیں۔

مناجات بہ وسیلہ شجرہ خلافت چشتیہ اشرفیہ

یا الہی رحم مصطفیٰ کے واسطے

یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکل کشا کے واسطے

حضرت مولا علی مرتضیٰ کے واسطے

پیروی خواجہ حسن بصری کی کر مجھ عطا

یا الہی عبد واحد مقتدا کے واسطے

یا الہی فضل فرما صدقہ خواجہ فضیل

بخش ابراہیم ادہم بادشا کے واسطے

دو جہاں میں از طفیل بو حذیفہ مرعشی

سرخرو کر بو ہبیرہ پا رسا کے واسطے

دین و دنیا میں الہی شاد اور آباد رکھ

حضرت ممشاد سلطان ہدیٰ کے واسطے

میرے مولیٰ ذکر تیرا دلربا ہو صبح و شام

شہ ابو اسحق شامی مقتدا کے واسطے

بہرِ بو احمد جنابِ بو محمد کے طفیل
بخشدے بو یوسف یوسف نما کے واسطے

قطب دیں مودود و چشتی کا تصدق کر عطا
حضرت حاجی شریف حق نما کے واسطے

یا خدا دارین کے برکات سے مجھ کو نواز
خواجہ عثمان فخرِ الا ولیاء کے واسطے

مرشدانِ چشت کی سچی غلامی کر نصیب
خواجہ اجمیر شاہِ اولیاء کے واسطے

بختِ خوابیدہ کو کر بیدار کر دے بختیار
بختیار کا کی قطبِ الا ولیاء کے واسطے

لذت و ذوقِ عبادت کر عطا گنجِ شکر
شہ فرید الدین پیر حق نما کے واسطے

اتباعِ سنتِ خیر الواری کر دے عطا
شہ نظام الدین محبوبِ خدا کے واسطے

رکھ سوادِ اعظمِ اسلام میں قائم ہمیں
شہ سراج الدین علاءِ باصفا کے واسطے

دو جہاں کی نعمتوں سے ہم کو کر دے فیضیاب

اشرفِ سمنان غوثِ اتقیا کے واسطے

دے سعادت عشقِ حق کی اور عرفانِ شرع

سعد زنجانی و عارفِ پیشوا کے واسطے

اتباعِ مصطفیٰ کی چاندنی دے قلب میں

حضرت چندا حسینی حق نما کے واسطے

دونوں عالم میں فیوضِ خاص ہم کو کر نصیب

شمسِ عالم قطبِ واصل با خدا کے واسطے

اہلِ ایمان کو خدا یا شاد اور آباد رکھ

حضرت سید علی مقتدا کے واسطے

عزتِ اسلام کی نعمت سے کر دے بہرہ ور

شہِ عزیز اللہ حسینی پیشوا کے واسطے

فضلِ فرما شہِ خضر اور شہِ محمد کے طفیل

حضرت صوفی حسینی با صفا کے واسطے

شہِ خلیل اللہ و شاہِ مصطفیٰ کا فیض ہو

شہِ فقیر فقر شاہِ اتقیا کے واسطے

شہ حسین با خدا و مرتضیٰ کا ہو کرم
حضرت احمد حسینی مصطفیٰ کے واسطے

جذبہ ایمان کامل سے ہمیں سرشار کر
شمس عالم، عالم دین خدا کے واسطے

قطب راجپور کی سچی غلامی کر نصیب
مرشدی چندا حسینی مقتدا کے واسطے

قلب اشرف پر خدایا برکتوں کا ہو نزول
فضل فرما مرشدان سلسلہ کے واسطے

از: سید اشرف رضا حسینی اشرفی

نذرانہ سلام

اے شمسِ چرخِ ملتِ بیضا سلام لو
 شیخِ ہدیٰ و واصلِ مولا سلام لو

مقبولِ بارگاہِ خدا شیخِ رانچور
 نورِ نگاہِ شاہِ مدینہ سلام لو

پاتے شفا ہیں ظاہری اور باطنی مریض
 دارالشفاء ہے در گہ والا سلام لو

لاکھوں کو اپنے در سے نوازا ہے آپ نے
 کیجئے عطا ہمیں بھی خدارا سلام لو

بے کس نواز و حامی رنجور و خستہ دل
 بے یار بے مدد کا سہارا سلام لو

فیض و نوال اور خوارق کا آپ کے
جن و بشر ملک میں ہے چرچا سلام لو

بیر سلام حضرت والا بہ صدق دل
حاضر ہوں آستانہ پہ میرا سلام لو

صوفی پہ ہو نگاہِ کرم آپ کی شہا
وہ آپ کا ہے والا و شیدا سلام لو

”از: حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی شرفی رحمۃ اللہ سجادہ نشین (۱۵)

سلام

شمسِ عالم کے کرم لطف و عنایت کو سلام
قطبِ راپحور کی شانِ ولایت کو سلام

پیرِ کامل کی جلالت اور عظمت کو سلام
راپحور میں پہنچی چندا کی کرامت کو سلام

نامِ نامی سے اعمیاں ہیں آپ کا نور و جمال
حسنِ یوسف سے منور اُن کی طلعت کو سلام

جن کو اٹھارہ برس میں رب نے بخشی قطیبت
والد و مرشد سے حاصل اُس ولایت کو سلام

زاغ پر نظرِ جلال و غیض پھر نظرِ جمال
زیست لیتے اور دیتی اُس کرامت کو سلام

قوتِ باطل کرشنا پر فنا فی النار ہوئی
نیل جیسی خشک راہِ استقامت کو سلام

کوئٹہ کی لکڑیوں کی برکتوں سے صبح تک
تاڑ پھل میں پوشیدہ رازِ ولایت کو سلام

گر گئے اُسکی سزا میں زوجہ حاکم کے دانت
اُن کی عظمت اور روحانی حکومت کو سلام

پھر زینِ دندان شکستہ کو معافی مل گئی
اُن کے فیضانِ کرم جو دو سخاوت کو سلام

مردہ بچے کو کیا زندہ خدا کے حکم سے
قم باذن اللہ کے قطبی اشارت کو سلام

اپنا وارث کر دیا سید علی کو جانشین
 شمس عالم کے بھیجے کی سیادت کو سلام

آستان شمس عالم گنبد اور دیوار دور
 کرتے ہیں جن و ملائک اُن کی تربیت کو سلام

فیض اجمیر و کچھوچھا گوگی سے سرشار ہے
 بارگاہِ قطبیت کی ایسی نسبت کو سلام

اشرفی جلوؤں سے عالم کو منور کر دیا
 اُن کے سجادہ نشینوں کی جلالت کو سلام

سب عقیدتمند جن پر عرض کرتے ہیں سلام
 بھیجتا ہے اُن پر اشرف اُن کی عمرت کو سلام

از: سید اشرف رضا حسینی

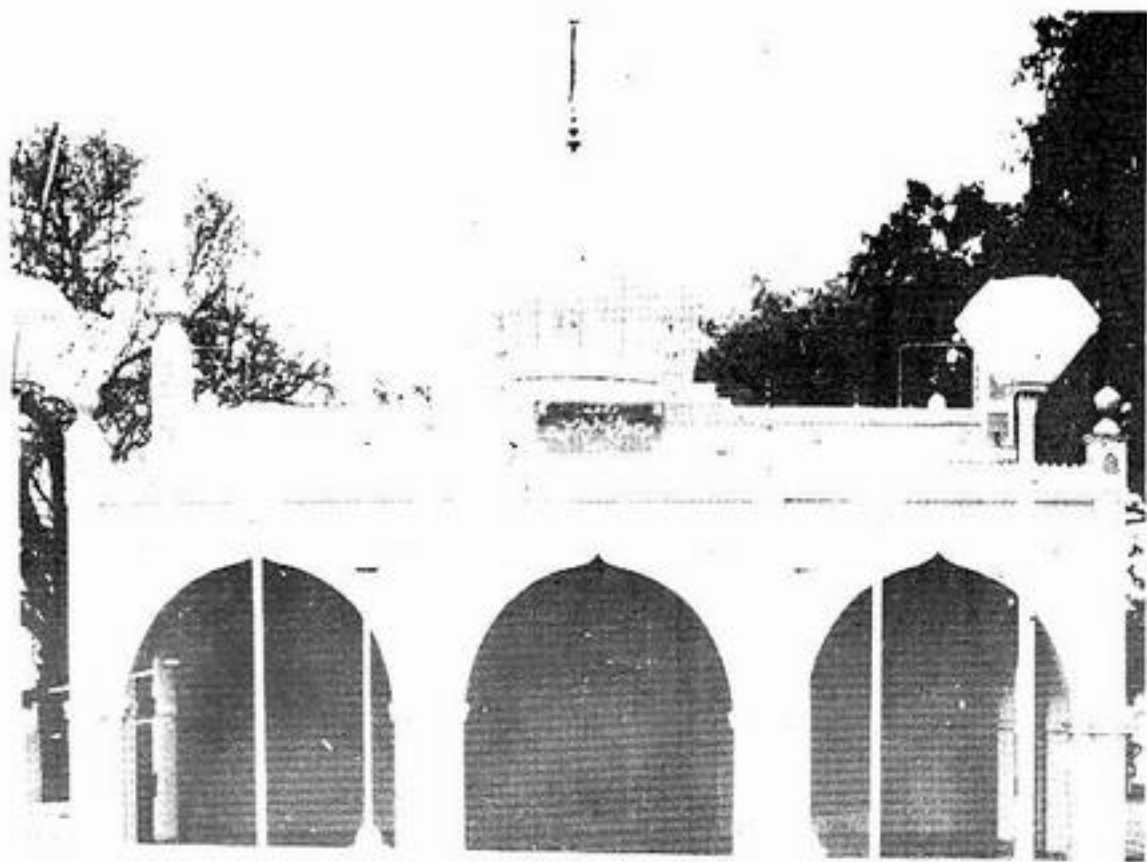
دُعا

ہے مقصد حیات خدا کی رضا ملے
 ہے مدعا مرا درِ خیر الوریٰ ملے
 دربارِ مرتضیٰ کی زیارت نصیب ہو
 پھر درگاہِ امام شہہ کربلا ملے
 روحانی حکمرانِ غریب النواز ہے
 اجیر پہنچوں اور درِ خواجہ شہا ملے
 میں اشرفی ہوں ملے فیضانِ سلسلہ
 پہنچوں کچھوچھا اور درِ اشرفِ پیا ملے
 اس درد کے بعد حاضری گوگی ہونصیب
 چندا حسینی کا درِ حاجت روا ملے
 چشتیہ روشنی سے منور جہان ہوں
 دربارِ شمسِ عالم نور خدا ملے
 ہر در کا فیض دھونڈے سوالی کو جب کبھی
 ہر آستانِ فیض پہ اشرفِ رضا ملے

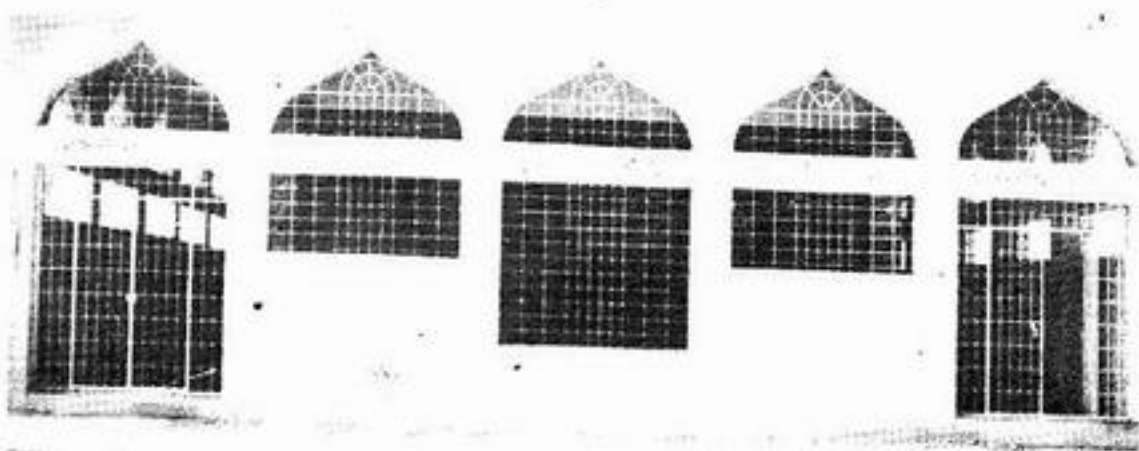
قطعہ

منور ہے جہانِ شمس عالم
 مقدس ہے بیانِ شمس عالم
 یہ راپنچور جن کی قطبیت ہے
 بہت اعلیٰ ہے شانِ شمس عالم

۵۸۹۲



درگاه شریف کاندروانی منظر



مسجد درگاه شریف